اسمِ اعظم کیا ہے؟

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مُدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

ایک عزیز کے اس مطالبہ پر کہ اسمِ اعظم سے متعلق تمام اقوال یکجا مل جائیں یہ تحریر لکھی ــــ

اسمِ اعظم کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا ایک رسالہ الدر المنظم فی الاسم الاعظم دستیاب ہے جس میں انہوں نے اسم اعظم سے متعلق تمام اقوال کا استیعاب کیا ہے۔ اسی رسالہ سے تمام اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔

① اسمِ اعظم کا کوئی وجود نہیں ہے باین معنی کہ اللہ تعالیٰ کے تمام ہی اسماء عظیم ہیں ایک نام کو دوسرے پر فضیلت دینی جائز نہیں ہے۔ یہ قول ابوجعفر طبری، ابوالحسن اشعری، ابو حاتم ابن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی رحمہم اللہ کا ہے ــــ اسی جیسا قول امام مالک رحمہ اللہ کا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جن روایتوں میں اسمِ اعظم کا ذکر آیا ہے، ان میں اعظم سے مراد عظیم ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ روایتوں میں وارد اعظمیت سے مراد زائد ثواب ہے، یعنی ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔

② اسم اعظم کونسا ہے؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اس کا علم نہیں دیا۔

③ "ھُو" ہے امام فخر الدین رحمہ اللہ نے یہ قول بعض اہلِ کشف کا نقل کیا ہے۔

④ یہ "اللہ" ہے کیونکہ ایک تو اس کا کسی دوسرے کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔ دوسرے تمام اسمائے حسنیٰ میں یہ اسم اصل ہے۔ اسی وجہ سے تمام اسمائے حسنیٰ کی اضافت و نسبت اسم "اللہ" کی طرف کی جاتی ہے۔ ابن ابی حاتم کی تفسیر میں جابر بن عبداللہ بن زید کا قول منقول ہے کہ اللہ کا اسم اعظم "اللہ" ہے کیا تم نے نہیں سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

(i) ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء میں شعبی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اللہ کا اسم اعظم "یا اللہ" ہے۔

⑤ یہ "اللہ الرحمٰن الرحیم" ہے۔ مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس کے اور اللہ کے اسم اکبر (اعظم) کے درمیان صرف اتنا قرب ہے جتنا کہ آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کے درمیان ہے۔

(ii) دیلمی کی مسند فردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا نقل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم سورۂ حشر کی آخری چھ آیتوں میں ہے۔

⑥ یہ "الرحمٰن الرحیم الحی القیوم" ہے۔ ترمذی وغیرہ میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے (ایک) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور (دوسری) سورہ آل عمران کی پہلی آیت اللہ لا إله الا هو الحی القیوم

⑦ یہ "الحی القیوم" ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث نقل کی کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ بقرہ میں آل عمران اور طٰہٰ میں۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والے راوی قاسم کہتے ہیں کہ میں نے اسمِ اعظم کو ان تین سورتوں میں تلاش کیا تو میں نے پہچانا کہ یہ "الحی القیوم" ہے۔

⑧ "اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" ہے۔ احمد، ابوداؤد

ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی کہ وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھے ہُوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ پھر (نماز کے بعد) اس نے دُعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اُنہوں نے اللہ سے اس کے اس عظیم نام کے ساتھ دُعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اللہ سے دُعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ دُعا کو قبول فرماتے ہیں اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

⑨ یہ "بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" ہے۔ ابو یعلیٰ نے سری بن یحییٰ کے واسطے سے بنو طئی کے ایک قابلِ تعریف شخص کی حکایت نقل کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرتا رہتا تھا کہ مجھے اسمِ اعظم دکھا دیں تو مَیں نے آسمان میں ستاروں پر یہ لکھا ہُوا دیکھا "یا بدیع السمٰوات والارض یا ذا الجلال والاکرام"

⑩ "ذوالجلال والاکرام" ترمذی میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو یا ذوالجلال والاکرام کہتے سُنا تو فرمایا تمہاری دُعا قبول ہُوئی لہٰذا مانگو۔

⑪ "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ" ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان اور حاکم میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو یوں دُعا مانگتے سُنا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تو آپ نے فرمایا تم نے اللہ سے اس نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اللہ سے اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں اور جب اس کے ساتھ دُعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ دُعا قبول فرماتے ہیں۔ ابو داؤد میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں تم نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا۔

⑫ "رَبِّ رَبِّ"۔ حاکم نے ابو الدرداء اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا کہ اللہ کا اسمِ اعظم "رَبِّ رَبِّ" ہے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا اور موقوفًا نقل کیا کہ جب بندہ یا رب رب کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لے میرے بندے میں موجود ہُوں، تو سوال کر

تجھے عطا کیا جائے گا۔

(۱۳) "مالک الملک"۔ طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں سند ضعیف کے ساتھ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ساتھ دُعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ آل عمران کی اس آیت میں ہے "قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ ... وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ" تک۔

(۱۴) "حضرت یونس علیہ السّلام کی دُعا"۔ ابن ابی حاتم نے کثیر بن معبد کا قول نقل کیا کہ مَیں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے اللہ کے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے، یعنی مچھلی والے کی دُعا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا نقل کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا) کیا مَیں اللہ کے اسمِ اعظم یعنی یونس علیہ السلام کی دُعا کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ تو ایک شخص نے پوچھا کیا وہ خاص یونس علیہ السّلام کے لیے تھی، تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سُنا وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(۱۵) "کلمہ توحید" یہ قول قاضی عیاضؒ نے نقل کیا ہے۔

(۱۶) زین العابدین رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ اُن کو اسم اعظم سکھا دیں تو خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم یہ ہے "اللہ اللہ اللہ الذی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ"

(۱۷) یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں مخفی ہے۔

(۱۸) یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہر وہ نام ہے کہ جس کے ساتھ بندہ اپنے رب سے پُورے استغراق کے ساتھ دُعا کرے کہ اس حالت میں کسی اور کی طرف خیال نہ ہو کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں پکارے تو اس کی دُعا قبول ہونے کے قریب ہوتی ہے۔

(iii) ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا کہ ایک شخص نے بایزید بسطامیؒ سے اسمِ اعظم کے بارے میں پُوچھا، تو اُنہوں نے فرمایا اس کی کوئی متعین تعریف نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے لیے تمہارے دل کا خالی ہونا ہے۔ ... الخ

(iv) ابو نعیم نے ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا کہ مَیں نے بعض مشائخ سے اللہ کے

اسمِ اعظم کے بارے میں پُوچھا گیا تو اُنھوں نے کہا کہ کیا تمہیں اپنے قلب کی معرفت حاصل ہے میں نے جواب دیا کہ جی ہاں، تو اُنھوں نے کہا کہ جب تم اپنے دل کو دیکھو کہ وہ (پُوری طرح) متوجہ ہے اور نرم ہے تو اللہ سے اپنی حاجت مانگو۔ یہی (کیفیت) اللہ کا اسمِ اعظم ہے۔

(۷) ابونعیم نے نقل کیا کہ ایک شخص نے ابن ربیع سائح رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے اسمِ اعظم سکھا دیجیے، تو اُنھوں نے فرمایا لکھو بسم اللہ الرّحمن الرّحیم اللہ کی اطاعت کرو وہ تمہیں ہر چیز عطا کرے گا"۔

(۱۹) "اَللّٰھم" زرکشی نے اس کو جمع الجوامع کی شرح میں نقل کیا ہے اور یہ دلیل لائے کہ اللہ کا لفظ ذات پر دلالت کرتا ہے اور میم ننانوے صفات پر دلالت کرتی ہے۔ اسی لیے حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اَللّٰھم مجمع دُعا ہے۔

(۲۰) الٓمٓ۔ ابن جریر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا کہ الٓمٓ اللہ کا اسمِ اعظم ہے

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بقیہ: درسِ حدیث

یہ بالکل جائز ہے ہی نہیں کہ روپیہ پیسہ ذرا بھی جمع رکھا جائے۔ وہ اس کے قائل تھے۔ یہاں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہؓ نقل فرماتے ہیں۔ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَلَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَیَالٍ۔ مجھے اس بات پر یقیناً خوشی ہو گی کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں کہ میں سب بانٹ دوں "میرے پاس اس میں سے کچھ بھی بچا نہ ہو — اُحد ایک پہاڑ ہے پہاڑ کے برابر بہت بڑی چیز ہوتی ہے پہاڑ یہ جو پتھر کاٹتے ہیں سرگودھے میں یہ اَب تقریباً چالیس سال کے قریب ان لوگوں کو ہو گئے ہیں نظر تو یہ آتا ہے کہ یہ چھوٹے موٹے پہاڑ ہیں، لیکن انھی میں سے وہ کاٹ کاٹ کر لا رہے ہیں۔ کریشر لگے ہُوئے ہیں اور گاڑیوں کی گاڑیاں بھری ہُوئی آتی ہیں اور سڑکیں بنتی ہیں اور کیا کیا ہوتا ہے اور پُورے سیزن ہوتا ہے۔ مارچ تک ساری سردیاں وہ توڑتے رہتے ہیں اور پہاڑ پھر ویسے کا ویسے ہی۔ اس سے مثال دی ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اسلام میں گویا انتہائی زور دیا گیا ہے کہ لوگ دوسرے لوگوں کا خیال کریں اور جس کے پاس مال ہے وہ دوسروں کو تقسیم کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے۔